الحمد لله رب العالمين وأشهد الا اله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله وبعد :

عام طور پر لوگ بڑے گناہوں کے بارے میں جانتے ہیں گرچہ ان سے اجتناب نہ کرتے ہوں، لیکن چھوٹے گناہ کسے کہا جاتا ہے اور کون سے چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں ان کے بارے میں بہت کم لوگوں کے پاس علم ہوتا ہے، یہی کمی پوری کرنے اور ہر طرح کے گناہوں سے اجتناب کی خاطر یہ تحریر لکھی گئی ہے۔ اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے آمین۔

صغیرہ گناہ کا مطلب ہے کبیرہ گناہوں کے برعکس چھوٹے چھوٹے گناہ، یعنی ایسے گناہ جس سے شریعت مطہرہ نے منع تو کیا ہو لیکن اس کے لئے سخت الفاظ نہ استعمال کئے گئے ہوں، نا ہی اس پر لعنت بھیجی گئی ہو نا اس پر جہنم، یا عذاب کی وعید سنائی گئی ہو، نا اسے جہنم میں جانے کا ذریعہ بتایا گیا ہو، نا اس پر حرام یا کفر وفسق کا لفظ استعمال کیا گیا ہو، نا یہ کہا گیا ہو کہ ایسا کرنے والا ہم میں سے نہیں ہے، نا ہی اس پر دنیا میں کوئی حد رکھی گئی ہو، نا ہی اس کے کرنے والے سے براءت ولاتعلقی کا اظہار کیا گیا ہو اور نا ہی اسے جاہلیت کے امور میں سے بتایا گیا ہو، ایسے گناہوں کو چھوٹے گناہ کہا جاتا ہے۔

چھوٹے گناہوں کے تعلق سے چند باتیں ہمیشہ ذہن نشین رہنی چاہئے !!!

نمبر ایک: اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چھوٹے گناہ کوئی اہمیت نہیں رکھتے کیونکہ یہ معمولی لغزشیں ہوتی ہیں، مگر یہی سوچ انسان کو آہستہ آہستہ تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کر دیتی ہے چھوٹے گناہوں کو معمولی سمجھنا بڑے گناہوں میں پڑنے کا ذریعہ اور سبب ہے، سچے اور پکے مومن کی شان وعلامت یہ ہے کہ وہ ہر گناہ کو مہلک اور تباہ وبرباد کر دینے والا سمجھتا ہے، اس لئے کہ گناہ کی سنگینی یا اس کی چھوٹائی و بڑائی ہمارے خیال یا ہماری ذات سے نہیں بلکہ اس ذات کی عظمت سے ہے جس کی نافرمانی کی جارہی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ہر طرح کی بدعت کو ضلالت قرار دیا ہے، کیونکہ ہر بدعت خواہ بڑی ہو یا چھوٹی، کفریہ ہو یا فسق میں مبتلا کر دینے والی، ہر ایک سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی اور حکم عدولی ہوتی ہے۔ اس لئے انسان گناہ کو نہ دیکھے اس ذات کو دیکھے جس کی مخالفت اور نافرمانی ہو رہی ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (**اِنَّ الـمـؤمن يرى ذنوبه كأنه في أصل جبل يخاف عليه أن يقع عليه ، واِنَّ الفاجر يرى ذنوبه كذباب وقع على أنفه قال به هكذا فطار**) (صحیح سنن ترمذی)

''مومن اپنے گناہ کو اس طرح دیکھتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کی جڑ میں کھڑا ہوا اور وہ ڈرتا رہتا ہے کہ کہیں پہاڑ اس پر گر نہ پڑے، اور فاجر یعنی گنہگار اپنے گناہوں کو ایسے دیکھتا ہے جیسے ایک مکھی اس کی ناک پر آ بیٹھی ہو اور یوں (اپنے ہاتھ سے) اشارہ کرتا ہے اور وہ اڑ جاتی ہے''۔

نمبر دو: چھوٹے گناہوں پر اصرار و مداومت انہیں بڑے گناہوں میں تبدیل کر دیتی ہے ایسی صورت میں ان کی مغفرت نیکیوں سے نہیں ہوگی اس کے لئے توبہ کرنا ضروری ہوگا، کیونکہ وہ اب بڑے گناہ ہو گئے ہیں اور بڑے گناہوں کی مغفرت کے لئے توبہ شرط ہے، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (**ارحـمـوا تـرحموا واغفروا يغفر لكم ويل لأقماع القول و ويل للمصرين الذين يصرون على ما فعلوا وهم يعلمون**) (مسند احمد، والأدب المفرد للبخاری، وصححہ الألبانی سلسلہ صحیحہ وصحیح الجامع)

''رحم کرو تم پر بھی رحم کیا جائے گا، معاف کر دیا کرو تمہیں بھی معاف کر دیا جائے گا، ان لوگوں کے لئے ویل ہے جو صرف سنتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے، اور ان لوگوں کے لئے بھی جو جانتے ہوئے بھی گناہوں پر اصرار کرتے ہیں''۔

نمبر تین: چھوٹے چھوٹے گناہوں کی کثرت انسان کو ہلاک و برباد کر سکتی ہے ان کی مثال سمندر یا بارش کی ان بوندوں کی طرح ہے جو مسلسل گرتی رہیں تو پہاڑ کے کلیجہ کو بھی چیر کر رکھ دیتی ہیں، سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (**اياكم ومحقرات الذنوب فانما مثل محقرات الذنوب كمثل قوم نزلوا بطن واد فجاء ذا بعود وذا بعود حتى جمعوا ما أنضجوا خبزهم ، وان محقرات الذنوب متى يؤخذ بها صاحبه تهلكه**) (مسند احمد، طبرانی حدیث حسن)

''چھوٹے سمجھے جانے والے گناہوں سے بچو، ان کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی قوم یا کچھ لوگ کسی وادی کے نشیبی حصہ میں اترتے ہیں، پھر ایک شخص لکڑی کا ایک ٹکڑا لے کر آیا دوسرا شخص بھی لکڑی کا ایک ٹکڑا لے آیا یہاں تک انہوں نے اتنی لکڑیاں جمع کر لیں جن سے انہوں نے اپنی روٹی پکالی، اسی طرح چھوٹے سمجھے جانے والے گناہ جب کسی شخص کا ان پر مؤاخذہ کیا جائے تو وہ اسے ہلاک کر دیتے ہیں''۔

نمبر چار: اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں پر نہ مؤاخذہ ہے نہ پکڑ یہ سوچ بالکل غلط ہے، گناہ چھوٹے ہوں یا بڑے سب درج کئے جارہے ہیں، اور سب کا مؤاخذہ اور حساب ہوگا۔

ارشادِ ربانی ہے:﴿وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِراً وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَداً﴾(سورة الكهف : ۴۹)

یعنی:''نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو کچھ اس میں (لکھا) ہے اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے بربادی! یہ کیسی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑا اور نہ بڑی بات کو' مگر اُسے لکھ رکھا ہے اور جو عمل کئے ہوں گے سب کو حاضر پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا''۔

﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ (7)وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَه﴾ (سورة الزلزال)

یعنی:''جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا' اور جس نے ذرہ بھی بُرائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا''۔

﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ (18)﴾(سورة ق)

یعنی:''کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس کے پاس (لکھنے کے لئے) تیار رہتا ہے''۔

نمبر پانچ: شیطان انسان کو بڑے گناہ پر فوراً آمادہ نہیں کرتا بلکہ وہ چھوٹے گناہوں کو خوبصورت بنا کر پیش کرتا ہے' وہ کہتا ہے یہ زمانے کا چلن اور دستور ہے' خاص وعام سب کرتے ہیں' اس میں کیا حرج ہے' یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں' فلاں فلاں کو دیکھو وہ تم سے زیادہ دیندار ہیں وہ بھی کرتے ہیں' تم تو ان سے علم وعمل میں کم ہو! اس طرح شیطان انسان کو دھوکہ دیتا ہے مگر یہی معمولی سمجھی جانے والی باتیں انسان کو اللہ سے دور اور گناہوں کا عادی بنا دیتی ہیں' ایک گناہ سے دل پر ایک سیاہ نقطہ بن جاتا ہے پھر دوسرا' پھر تیسرا اس طرح پورا دل سیاہ ہوجاتا ہے' اس کے دل کی حس ختم ہوجاتی ہے ضمیر مردہ ہوجاتا ہے پھر بڑے بڑے گناہوں کا عادی اور دلیر بن جاتا ہے' دل سے ندامت ختم ہوجاتی ہے' پھر توبہ کی امید بھی کم ہوجاتی ہے۔

نمبر چھ: نیکیاں چھوٹے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے (وأتبع السيئة الحسنة تمحها) (صحیح سنن ترمذی وغیرہ) یعنی: برائی ہوجائے تو نیکی کرلو نیکی برائی کو مٹا دے گی۔

البتہ اس مسئلہ میں علماء کے مابین اختلاف ہے کہ کیا چھوٹے گناہوں کی مغفرت کے لئے بڑے گناہوں سے اجتناب شرط ہے بہت سارے بلکہ جمہور علماء کا یہی قول ہے' اور ان کی دلیل قرآن کی یہ آیۃ کریمہ ﴿إِن تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيماً﴾ ہے۔

یعنی:''اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تم کو منع کیا جاتا ہے اجتناب کرو گے تو ہم تمہارے (چھوٹے چھوٹے) گناہ معاف کر دیں گے اور تمہیں عزت وبزرگی کی جگہ داخل کریں گے''۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ (الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات ما بينهن اذا اجتنبت الكبائر) (صحيح مسلم)

''پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان سے لے کر دوسرے رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہیں جب بڑے گناہوں سے اجتناب کیا جائے''۔

اب آیئے چند چھوٹے گناہوں کی مثالوں پر نظر ڈال لیتے ہیں' ویسے بڑے گناہوں کے مقابلہ میں چھوٹے گناہوں کی تعداد بہت کم ہے' یہ بہ مشکل پچاس کے ہندسہ تک پہونچ پائیں گے جبکہ بڑے گناہوں کی تعداد ڈیڑھ سو سے زیادہ ہے۔ اللہ ہمیں ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ رکھے۔

چھوٹے گناہوں کی چند مثالیں:

۱۔صحراء میں پیشاب پائخانہ کے وقت قبلہ کا استقبال کرنا	۲۔غیبت کا سننا
۳۔ جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں اس کا امامت کرنا	۴۔راستے میں تکلیف دہ چیزوں کو پھینکنا
۵۔لوگوں کے دروازوں کو کھٹکھٹا کر بھاگ جانا	٦۔بلاعذر ڈیوٹی سے غائب رہنا

۷۔ پانی پیتے وقت برتن میں سانس لینا، پیشاب کے وقت داہنے ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا، اور استنجاء کرنا نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: اذا شرب أحدكم فلا يتنفس في الإناء واذا بال أحدكم فلا يمسح ذكره بيمينه واذا تمسح أحدكم فلا يتمسح بيمينه (صحيح بخاری)	۸۔ بخار کو گالی دینا۔ عن جابر أن رسول الله ﷺ دخل على أم السائب فقالت: الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبي الحمى فانها تذهب خطايا بني آدم كما يذهب الكير خبث الحديد (صحیح مسلم) یعنی بخار کو گالی مت دو وہ انسان کے گناہوں کو ایسے ہی مٹا دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔
۹۔ مہمان کے لئے غیر ضروری یا استطاعت سے زیادہ تکلف کرنا عن سلمان الفارسي قال نهانا النبي ﷺ أن نتكلف للضيف (حاکم سلسلہ صحیحہ)	۱۰۔ کسی کی ہوا خارج ہونے پر ہنسنا۔ عن جابر قال ان النبي ﷺ نهى عن الضحک من الضرطة (طبرانی، صحیح الجامع الصغیر)
۱۱۔ بلاضرورت کتا پالنا	۱۲۔ مرغ کو برا کہنا لا تسبوا الديک فانه يوقظ للصلاة (صحيح أبو داؤد)
۱۳۔ جس چھت پر منڈیر نہ ہو اس پر سونا۔ عن جابر قال: نهى رسول الله ﷺ أن ينام الرجل على سطح ليس بمحجور عليه (صحیح سنن ترمذی)	۱۴۔ مساجد کی آرائش اور زینت پر فخر کرنا۔ عن أنس بن مالک قال نهى النبي ﷺ أن يتباهى الناس في المساجد (صحیح سنن ابوداؤد صحیح ابن حبان، صحیح الجامع)
۱۵۔ آنکھ کاڑنا	۱۶۔ ہاتھ پاؤں کاڑنا
۱۷۔ داڑھی اور سر کے سفید بال نکالنا۔ عن عبد الله بن عمرو قال نهى النبي عن نتف الشيب وقال انه نور المسلم (سنن أبو داؤد، صحيح ترمذی)	۱۸۔ بہت زیادہ زور زور سے ہنسنا۔ عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: لا تكثروا الضحک فان كثرة الضحک تميت القلب (سنن ترمذی، صحيح سنن ابن ماجه)
۱۹۔ شادی کے پیغام پر پیغام دینا	۲۰۔ ڈیوٹی کے دوران کچھ اپنا کام کرنا
۲۱۔ آنکھوں کے اشارے سے کسی کی تحقیر کرنا	۲۲۔ پیٹ کے بل لیٹنا۔ عن أبي هريرة قال رأى رسول الله ﷺ رجلا مضطجعا على بطنه فقال ان هذه ضجعة لا يحبها الله عزوجل (صحیح سنن ترمذی)
۲۳۔ گھر میں جلتی آگ چھوڑ کر سونا۔ عن ابن عمر عن النبي ﷺ قال لا تتركوا النار في بيوتكم حين تنامون (صحيح مسلم)	۲۴۔ کھڑے ہو کر جوتا پہننا۔ عن أبي هريرة قال نهى رسول الله ﷺ أن ينتعل الرجل قائما (صحيح أبو داؤد، سلسلة صحيحة)
۲۵۔ وضوء کے بعد انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا۔ عن كعب بن عجرة أن رسول الله ﷺ قال اذا توضأ احدكم فأحسن وضوئه ثم خرج عامدا الى المسجد فلا يشبكن بين أصابعه فانه في الصلاة. (صحیح ترمذی، صحیح الجامع)	۲۶۔ بلاعذر نماز عشاء سے قبل سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا عن أبي برزة الأسلمي قال كان رسول الله يؤخر العشاء الى ثلث الليل ويكره النوم قبلها والحديث بعدها (صحیح مسلم)